سیر وتفریح کا اسلامی تصور (ایک علمی وتحقیقی جائزہ)

عطاء الرحمٰن*

عبدالرحیم**

تفریح کا مفہوم:

تفریح کا لفظ انگریزی میں دو الفاظ "Re" اور Creation کا مجموعہ ہے۔ Re کے معانی ''از سر نو'' اور Creation کے معانی '' تخلیق '' کے ہیں۔ گویا Recreation کا مطلب ہے ''از سر نو تخلیق'' یا '' تخلیق نو'' یعنی ایسی سرگرمی جس سے انسان میں ایک نئی اُمنگ، ولولہ، جوش وجذبہ اور نیا عزم وحوصلہ پیدا ہو، جسم کو تازگی اور روح کو آرام وسکون حاصل ہو جو پریشانی اور تھکاوٹ دور ہونے اور انسان کے تازہ دم ہونے کا باعث بنے۔

عربی میں اس کے لئے ''الفرح'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو نقیض الحزن یعنی غم کا متضاد ہے۔

تحفة الاریب میں اس کے معانی یوں کئے گئے ہیں کہ " الفرح بمعنی السرور"(۱) ''فرح بمعنیٰ سرور اور خوشی کے ہیں۔''

عربی میں بولا جاتا ہے:

''الفَرَحُ نقیض الحُزْن وقال ثعلب ھو اَن یجد فی قلبه خِفّه''

''فرح حزن کا متضاد ہے اور ثعلب کہتے ہیں کہ اس سے مراد دل کا ہلکا پن ہے۔''

امام قرطبیؒ (۳) نے اپنی تفسیر میں فرح کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

" والفرح لذّة فی القلب بادراک المحبوب" (۴)

"کسی محبوب چیز کو پانے سے دل میں جو خوشی محسوس ہوتی ہے اسے "فرح" کہتے ہیں"

دور جدید کے ماہرین صحت وجسمانی تعلیم نے فرح یا تفریح کی جو تعریفات کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

"Recreation is such a worth while leisure time activity acceptable to the society and give instant pleasure and satisfaction to an individual who voluntarily participate in it" (5)

''تفریح فارغ اوقات میں ایسی سود مند اور سماجی قبولیّت کی حامل سرگرمی ہے جس سے رضا کارانہ شمولیّت

---

*چیئرمین، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف مالاکنڈ، دیر، پاکستان

**ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف مالاکنڈ، دیر، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اختیار کرنے والے کو فوری سکون اور اطمنان حاصل ہوتا ہے۔“

موجودہ دور میں تفریح کی ضرورت اور اہمیّت:

ہر فرد انفرادی شخصیّت کا مالک ہوتا ہے۔ انسان کے خیالات، اعتقادات، خواہشات، اس کی دلچسپیاں، امّیدیں اور عادات مختلف ہوتی ہیں۔ شخصیّت کے ان تمام عوامل میں یکسانیّت نہیں ہوتی۔ جسمانی صحت کی قدریں اگرچہ موروثی ہیں مگر یہ زیادہ تر اکتسابی ہوتی ہیں۔ اس لئے تفریحی سرگرمیاں شخصیت کے نکھار اور ترقی کے لئے از حد ضروری ہیں کیونکہ تفریحی سرگرمیاں شخصیت پر بلا واسطہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ تفریحی سرگرمیوں سے جسمانی، دماغی اور سماجی بہتری کی توقع کی جاتی ہے۔ اس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ تفریحی سرگرمیوں کے انعقاد سے اس جدید دور میں یقینی طور پر ذہنی تناؤ (Tension) سے کسی حد تک چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے آج کے دور میں تفریحی سرگرمیوں کی اہمیت اور افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

اسلامی نکتۂ نظر سے تفریحی سرگرمیوں کے چیدہ چیدہ مقاصد، حصول رضائے الٰہی، اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تیاری، دفاع اسلام، خوشگوار ازدواجی زندگی، انسانی خوشی کا حصول، دماغی اور جسمانی صحت، کردار کی نشو نما، سماجی استحکام، تحفظ حیات، معاشی زندگی کی بہتری اور جرائم سے تحفظ ہیں۔ قرآن وسنت میں تفریحی عمل کی اجازت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں فرد کے اندر اسلام کے مطلوبہ مقاصد کو سمجھنے اور انہیں پانے کی اہلیت میں اضافہ یا بہتری ممکن ہو۔ مقصد کے لحاظ سے اسلامی تصور تفریح اور عام تصور تفریح میں بہت بڑا فرق موجود ہے۔ خوشی اور تفریح میں اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس اور اس کے فضل وکرم کا یاد کرنا اور محض دل کی خوشی مقصود ہو تو شرعاً یہ ایک جائز و پسندیدہ کام، اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (٦)

”(اے پیغمبر!) کہہ دو کہ: یہ سب کچھ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہوا ہے، لہٰذا اسی پر تو انہیں خوش ہونا چاہئے۔ یہ اس تمام دولت سے کہیں بہتر ہے جسے یہ جمع کر کے رکھتے ہیں۔“

حضرت علیؓ (۷) کا قول ہے:

”اجموا هذا القلوب ، فانها تمل ، كما تمل الابدان. “ (٨)

”ان دلوں کو بہلاؤ کیونکہ یہ دل اس طرح اُکتانے لگتے ہیں۔ جس طرح انسانی جسم تھک جاتے ہیں۔“

ام المؤمنین حضرت حفصہؓ (۹) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَوِحُوا القُلُوبَ سَاعَةً فَسَاعَةً (١٠) ”ان دلوں کو وقتاً فوقتاً خوش کیا کرو“

ہاں! اگر یہ فرحت وخوشی، غرور وتکبّر کا سبب ہو اور انسان کو غرور وتکبّر پر آمادہ کرتی ہو تو پھر یہ ممنوع اور مذموم قرار دی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

﴿اِنَّ قَـارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَى فَبَغٰى عَلَيهِم وَ آتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِى الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لا تَفْرَحْ اِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ﴾ (۱۱)

''قارون موسیٰ کی قوم کا ایک شخص تھا۔ پھر اس نے انہی پر زیادتی کی اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے تھے کہ اس کی چابیاں طاقت ور لوگوں کی ایک جماعت سے بھی بمشکل اٹھتی تھیں۔ ایک وقت تھا جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اتراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

رسول اللہ ﷺ کے دور کی چند تفریحی سرگرمیاں: دور نبوی میں تفریح پر مبنی سرگرمیوں میں درج ذیل قابل ذکر سرگرمیاں شامل تھیں۔

۱۔ سیاحت ۲۔ با مقصد شعر و شاعری ۳۔ باغات کی سیر اور خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہونا ۴۔ ہنسی مزاح ۵۔ عمدہ کھانے ۶۔ سالانہ اسلامی تہوار اور عیدیں۔ اس کے علاوہ با مقصد کھیل کود بھی عہد نبوی کی تفریحی سرگرمیوں میں شامل ہے کیونکہ یہ ایک تفریحی جسمانی سرگرمی ہے اور اسے بھی تفریحی سرگرمیوں میں بہت اہم حیثیت اور مقام حاصل ہے۔

کھیل کود کا مفہوم:

کھیل کود کے لئے عربی میں اللعب کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معانی ہیں کھیلنا، مزاح کرنا، لذّت اور تفریح کی خاطر کوئی فعل انجام دینا، ایسا فعل انجام دینا جس پر کوئی فائدہ مرتب نہ ہو، غیر سنجیدگی۔ لعب عربی میں جِدّ کی ضد ہے جِد سنجیدہ فعل کو کہتے ہیں تو لعب سے مراد غیر سنجیدہ فعل ہے۔ (۱۲)

مفردات امام راغب (۱۳) میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

''لَعِبَ فلان : اذا كان فعله غير قاصد به مقصداً صحيحاً '' (۱۴)

''فلاں کھیلا: یعنی جب وہ کوئی ایسا فعل اختیار کرے جس سے وہ کسی صحیح مقصد کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔''

التعریفات میں اس کے معانی یوں ذکر کئے گئے ہیں:

'' اللعب : هو فعل الصبيان يعقبه التعب بلا فائدة '' (۱۵)

کھیل بچوں کا وہ فعل ہے جس میں وہ بغیر کسی فائدے کے تھکاوٹ پاتے ہوں

ہم مختصراً یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کسی قاعدے کے مطابق جسمانی ورزش کی غرض سے کئے جانے والے عمل کو کھیل کود کہتے ہیں۔ اسلام نے با مقصد کھیل کود اور ورزش کی اجازت دی ہے اور ایسی ورزش اور کھیل کی ترغیب دی ہے جس سے جسمانی اور دماغی قوتوں کی بہتری حاصل ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِنْ قُوَّة'' (۱۶) تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو'' قرآن کریم کی نظر میں جس طرح علم ذریعۂ برتری ہے بالکل اسی طرح جسمانی صحت اور طاقت کو بھی برتری اور اونچائی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے طالوت کا واقعہ ذکر فرمایا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہےاور علم میں برتری کے ساتھ ساتھ اس کی جسمانی برتری کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوْآ اَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (۱۷)

اوراُن سے اُن کے نبی نے کہا: کہ ''اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔'' کہنے لگے '' بھلا اس کو ہم پر بادشاہت کرنے کا حق کہاں سے آ گیا؟ ہم اس کے مقابلے میں بادشاہت کے زیادہ مستحق ہیں۔اوراس کو تو مالی وسعت بھی حاصل نہیں۔'' نبی نے ان سے کہا'' اللہ نے ان کو تم پر فضیلت دے کر چنا ہے۔اورانہیں علم اور جسم میں (تم سے) زیادہ وسعت عطا کی ہے۔اوراللہ اپنا ملک جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے۔اوراللہ بڑی وسعت اور بڑا علم رکھنے والا ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے بھی قوی مؤمن کی تعریف فرمائی ہےاورارشادفرمایا ہے:

''اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی.'' (۱۸)

''طاقتورمؤمن اللہ تعالیٰ کوکمزورمؤمن سے زیادہ بہتراورمحبوب ہے۔''

کھیل کود جسمانی قوت کے ساتھ ساتھ ہمت،حوصلہ اوراعلیٰ شخصیت وقوت ارادی کا بھی ذریعہ ہے۔اسلام فطرت انسانی سے مطابقت رکھنے والا اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا دین ہے۔اسلام اگرایک جانب آخرت کی کامیابی کا حکم دیتا ہےتو دوسری جانب دنیاوی مصالح کا لحاظ رکھنے کی بھی تعلیم دیتا ہےاوررہبانیت وترک دنیا کی مذمت کرتا ہے۔اسلام نے ہراس کھیل کی حوصلہ افزائی فرمائی ہےجس میں اخلاقی حدوداورآداب کا خیال رکھا گیا ہو۔اسلام نے اصولی طور پر ہراس کھیل کی اجازت دی ہے جوانسانی نسل کے لئے مہلک اوراخلاقی اقدار کو پامال کرنے کا سبب نہ ہو۔البتہ ہراس کھیل کی ممانعت فرمائی ہے جوآخرت سے دوری اوردنیوی زندگی کومقصود بالذات ٹھہرانے کا سبب ہو۔اسلام نہ تو مغربی تہذیب کی طرح کھیل کودکو ہی زندگی کا نصب العین قرار دیتا ہےاورنہ ہی اسلام چندمخصوص عقائد،عبادات اورذکرواذکار کا نام ہےجس میں کسی قسم کے کھیل کود،سیر وتفریح اورفرحت وخوشدلی کا کوئی تصور موجود نہ ہو۔اس کے برعکس اسلام اگرایک طرف زہدوتقویٰ،عبادت وخوف خداوندی کا درس دیتا ہےتو دوسری طرف زندہ دلی،خوش دلی اورتفریح قلبی کے بارے میں واضح ہدایات بھی دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو بامقصد زندگی گزارنے کا حکم دیا ہےاورلہو ولعب کی ممانعت فرمائی ہے۔ لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اسلام میں کھیل کود پر پابندی ہے۔اسلام نے بامقصد زندگی کے حصول کے لئے سیر وتفریح اور کھیل کودکو نہ صرف جائز بلکہ مستحسن قرار دیا ہے۔تاکہ اس کے ذریعے روح اور جسم کی سستی اورکاہلی دور ہوکر انسانی طبیعت میں چستی،حوصلہ اورہمت پیدا ہو جائے اورانسان ایک بھرپورفرحت قلبی اورخوشدلی کے ساتھ زندگی کے اعلیٰ مقاصد کی طرف متوجہ ہو سکے۔کیونکہ سستی اورکاہلی ایک ایسی بری عادت ہے جوانسان کوزندگی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول سے روکتی ہے۔اس لئے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے: وَلا یَاْتُونَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی (۱۹) اور یہ نماز میں آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے آتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی سستی اور کاہلی سے پناہ مانگی ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

"اللّٰھمّ! اِنِّی اعُوذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالحَزَنِ، والعَجْزِ والکَسَلِ، والبُخلِ والجُبنِ." (۲۰)

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، کنجوسی اور بزدلی سے۔"

ان ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خندہ روئی، چستی اور نشاط اسلام کے رو سے پسندیدہ جب کہ ترش روئی، سستی اور کاہلی اسلام کے رو سے ناپسندیدہ صفات ہیں۔

کھیل کود اور اسلام کی وسعت نظری:

اسلام میں کھیل کود کے بارے میں فراخی، کشادگی اور وسعت نظری پائی جاتی ہے۔اس سلسلے میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں صراحت کے ساتھ واضح ہدایات موجود ہیں۔جن میں سے چند بطور نمونہ نقل کی جاتی ہیں۔قرآن کریم نے واضح طور پر انسان سے دین میں تنگی اور حرج کو دور کرنے کا ذکر کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّینِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (۲۱)

"اللہ نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔"

قرآن کریم کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ واضح انداز میں ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ وہ تو تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ﴾ (۲۲) اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا۔

رسول اللہ ﷺ خصوصی طور پر بچوں کے ساتھ کھیلے ہیں اور بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر انہیں چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔جب کہ بڑوں کے بارے میں بھی آپؐ نے وسعت نظری کا مظاہرہ فرمایا ہے۔کھیل بچے کے لیے ایک فطری ورزش ہے اس سے اس کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔کھیل اس کے فہم اور عقلی قوتوں کو متحرک کرتا ہے اور اسے مزید طاقت عطا کرتا ہے۔بچے کے اجتماعی جذبات اور احساسات کو بیدار کرتا ہے۔اسے معاشرتی زندگی گزارنے اور ذمہ داریوں کو قبول کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو کھیلنے کا استحقاق دیا ہے کہ آپ خود بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔رسول کریم ﷺ خود اپنے چھوٹے نواسوں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔حدیث مبارک میں آتا ہے:

"عن جابر رضی اللہ عنہ قال: دخلت علی النبی –صلی اللہ علیہ وسلم– وھو یمشی علی اربعة وعلی ظھرہ الحسن والحسین –رضی اللہ عنھما– وھو یقول: نعم الجَمَل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جملُکما، وَنِعْمَ الْعِدْلانِ انتما!" (۲۳)

''حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں داخل ہوا کہ آپ گھٹنوں کے بل چل رہے تھے اور آپؐ کے کمر مبارک پر حسنؓ اور حسینؓ سوار تھے اور آپؐ ان سے فرمارہے تھے ''بہترین اونٹ تم دونوں کا اونٹ ہے اور بہترین سوار تم دونوں ہو۔''

''عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال: رایت الحسن والحسین -رضی اللہ عنهما- علی عاتِقَیِ النبی -صلی اللہ علیه وسلم- فقلت: نِعمَ الفَرَسُ تحتکما! فقال -صلی اللہ علیه وسلم-: ونعم الفارسان هما." (۲۴)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنؓ اور حسینؓ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کاندھوں پر سوار تھے۔ میں نے کہا کہ تمہارے نیچے کتنا اچھا گھوڑا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں بھی اچھے گھڑ سوار ہیں۔

صرف اپنے بچوں کے لئے نہیں بلکہ دوسرے بچوں کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ نے کھیلنے کی اجازت دی تھی۔ رسول کریمؐ نے کھیل کود کو بچوں کے لئے اتنا ضروری قرار دیا ہے جتنا حیوانات کے لئے گھاس چرنا ضروری ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے جو مٹی میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ کے بعض اصحاب نے انہیں کھیلنے سے منع کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''انہیں کھیلنے دو۔ مٹی بچوں کی چراگاہ ہے''

''مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ بِالتُّرَابِ، فَنَهَاهُمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "دَعْهُمْ، فَإِنَّ التُّرَابَ رَبِيعُ الصِّبْيَانِ" (۲۵)

''رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے جو مٹی میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ کے بعض اصحاب نے انہیں کھیلنے سے منع کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''انہیں کھیلنے دو مٹی بچوں کی چراگاہ ہے''

ایک مرتبہ عید کے دن کچھ بچیاں آپس میں کھیل رہی تھیں۔ آپؐ کے ہمراہ حضرت ابو بکرؓ (26) بھی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب ان بچیوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا تو انہیں کھیلنے سے منع کرنا چاہا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

''دَعهُن یَا اَبَا بَکر، فَاِنھا ایامُ عِیدٍ، لِتعلَم الیَهُود اَن دِینَنَا فُسحَة''، اِنی اُرسِلتُ بِحَنِیفِیةٍ سَمحَةٍ'' (۲۷)

اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو۔ یہ تو عید کے دن ہیں۔ تاکہ یہود کو معلوم ہو کہ ہمارا دین تو گنجائش والا دین ہے کیونکہ مجھے ایسی شریعت دے کر بھیجا گیا ہے جو افراط وتفریط سے یکسو اور آسان تر ہے۔

ایک بار عید کے دن کچھ حبشی آپس میں نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ جب وہاں سے رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا تو وہ آپ کو دیکھ کر رک گئے۔ آپؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خذوا یا بنی ارفدة حتی تعلم الیهود والنصاری ان فی دیننا فسحة (۲۸)

اے بنی ارفدہ! کھیلتے رہو تا کہ یہود و نصاریٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے۔

بعض روایات میں الفاظ کی زیادت کے ساتھ اس طرح بھی آیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الھوا و العبوا فانی اکرہ ان یری فی دینکم غلظة."(۲۹) کھیلتے کودتے رہو کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے دین میں سختی نظر آئے''

کھیلوں کے جواز کے لئے اسلام کے مقرّر کردہ حدود و قیود:

۱۔ ہر وہ کھیل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دے یا اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو یا ایک مسلمان کو اس سے کسی قسم کا دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو تو اسلام نے ایسے کھیلوں کو ''لھو'' میں شمار کیا ہے اور ایک مؤمن کو اس سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے۔

امام بخاری (۳۰) نے صحیح بخاری میں کتاب الاستیذان میں ایک باب قائم فرمایا ہے۔

بَابُ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللّٰه (۳۱) ''یہ باب ہے اس بارے میں کہ ہر لہو جب انسان کو اللہ کی اطاعت سے غافل کر دے تو وہ باطل ہے'' حافظ ابن حجر (۳۲) اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

"اذا شغله ای شغل اللاهی به عن طاعة الله ای کمن النهی بشیء من الاشیاء مطلقا سواء کان ماذونا فی فعله او منهیا عنه کمن اشتغل بصلوٰة نافلة او بتلاوة او ذکر او تفکر فی معانی القرآن مثلا حتی خرج وقت الصلوٰة المفروضة عمدا فانه یدخل تحت هٰذا الضابط واذا کان هذا فی الاشیاء المرغب فیها المطلوب فعلها فکیف حال ما دونها"(۳۳)

اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی بھی چیز میں ایسی مشغولیت اختیار کرے جس سے فرائض سے غفلت پیدا ہو جائے، خواہ وہ چیز شرعاً جائز ہو یا ناجائز۔ مثلاً کوئی شخص عمداً نفل نماز، تلاوت قرآن کریم، اللہ کے ذکر، یا قرآن کے معانی میں اس طرح مشغول رہا کہ فرض نماز کا وقت نکل گیا۔ تو وہ بھی اس ضابطہ میں داخل ہے۔ (اور ایسی صورت میں اس کی یہ نفل عبادت لہو میں شمار ہوگی کیونکہ اس کی وجہ سے وہ فرض نماز سے غافل رہا) جب نفلی عبادت کا یہ حال ہے، جس کے فضائل وارد ہیں اور جو شرعاً مطلوب بھی ہوتی ہیں تو پھر اس سے کم درجہ اشیاء کا کیا حکم ہوگا۔

۲۔ ایسے کھیل جن سے شریعت نے صراحت کے ساتھ منع کیا ہو، ان سے بھی اجتناب اور پرہیز کرنا لازمی ہے۔ احادیث مبارکہ اور آثار میں جن کھیلوں سے صراحت کے ساتھ منع کیا گیا ہے، ان میں شطرنج، نرد (چوسرّ)، جانوروں کو لڑانا اور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کبوتر بازی وغیرہ شامل ہیں۔

نرد، یا چوسر اور شطرنج کو حضرت علیؓ نے میسر (جوا) قرار دیا ہے اور اس سے صراحت کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

اَلنَّرْدُ اَوِ الشِّطْرَنْجُ مِنَ الْمُيْسِر (۳۴) ''نرد یا شطرنج جوا ہے'' حدیث میں نرد (چوسر) کو اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَن لَعِبَ بالنرد فقد عَصَى الله ورسوله (۳۵) ''جس نے نرد یعنی چوسر کھیلا تو یقیناً اس نے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی'' ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مَن لَعِبَ بالنَّردَ شِيرِ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحمِ خِنزِيرٍ ودَمه (۳۶) ''جس نے نردشیر کا کھیل کھیلا تو گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگ لیے۔''

اسی طرح شطرنج سے بھی صحابۂ کرامؓ نے صراحت سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ حضرت علیؓ نے تو اسے عجمیوں کا جوا قرار دیا ہے جب کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے اسے گنہگاروں کا کھیل قرار دیا ہے۔ آپؓ نے فرمایا: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنجِ اِلَّا خَاطِیءٌ (۳۷) ''شطرنج کا کھیل تو گناہ گار ہی کھیلتا ہے''

اور حضرت علیؓ کا گذر ایک ایسی گروہ پر ہوا جو شطرنج کھیل رہا تھا تو آپؓ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ (۳۸) یہ کیا مورتیاں ہیں؟ جن کے آگے تم دھرنا دیئے بیٹھے ہو

ائمۂ اربعہ میں صرف امام شافعیؒ نے شطرنج کو مکروہ قرار دیا ہے باقی تینوں ائمہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اسے ناجائز قرار دیا ہے (۳۹)

انڈوں اور بچوں کے حصول کی غرض سے کبوتر پالنے کو علامہ نوویؒ نے جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اگر کبوتر بازی سے وقت کا ضیاع ہو اور اس کا مقصد جوا بازی ہو تو پھر یہ ممنوع ہے اور احادیث میں اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتر کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا: ''شيطان يَتبَعُ شيطانة'' (۴۰) ''ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے دوڑ رہا ہے''

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں پر رحم کرنے کا حکم دیا ہے اور جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جانوروں پر رحم کرنے میں بھی ہمارے لئے اجر ہے تو آپؐ نے فرمایا: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجرٌ'' (۴۱) ہر زندہ جگر والی چیز پر رحم کرنے میں اجر ہے'' جانوروں کو آپس میں لڑانے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا ہے: نَهیٰ رَسُولُ اللهِ –صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم– عَنِ التَحرِيشِ بَينَ البَهَائِمِ (۴۲) رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۔ ایسے کھیل جن میں مرد وزن کا اختلاط ہو اور کھلاڑیوں کے ستر کھلے ہوں تو ایسے کھیلوں سے بھی احتراز ضروری ہے کیونکہ مرد اور عورت کے لیے شریعت کے متعین کردہ جسم کے مخصوص حصوں کو ایک دوسرے سے چھپانا ضروری ہے۔ اسی طرح عورت کا مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ (۴۳)

''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں۔''

کھیل میں مرد وزن کے اختلاط سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: مَا اَدَعُ بَعْدِی فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ (۴۴) ''میرے بعد مردوں کے لیے سب سے خطرناک فتنہ عورتوں کا ہے۔''

۴۔ ایسے کھیل جنہیں آپس کی دوستی اور دشمنی کے لئے معیار ٹھہرائے جائیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کھیل کے مقابلوں، کھلاڑیوں اور ہار جیت کی بنیاد پر دوستی ودشمنی کا معیار قائم نہ کیا جائے۔ دوستی اور دشمنی صرف اللہ کے لیے ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ (۴۵) ''مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے) مددگار ومعاون (اور دوست ہیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ لِلَّهِ، وَاَبْغَضَ لِلَّهِ، وَاَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيمَانَ (۴۶) ''جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی۔ اللہ ہی کے لیے کسی سے بغض رکھا۔ اللہ ہی کے لیئے کسی کو کچھ دیا اور اللہ ہی کے لیئے کسی سے کچھ روکا تو گویا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

۵۔ کھیل سے اپنی ذات یا کسی اور شخص کو ایذاء، تکلیف اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسا کھیل ممنوع ہے۔ کیونکہ کھیل کا مقصد بغیر ایذاء رسانی اور نقصان کے جسمانی ورزش کرنا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَاَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (۴۷)

''اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (۴۸) ''نہ کسی کو نقصان دو اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ۔''

۶۔ جس کھیل میں جوا اور سٹہ بازی ہو، وہ کھیل ممنوع ہے۔ کیونکہ جوے اور سٹہ بازی سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

﴿یا ایُّھا الَّذِینَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُون ﴾(۴۹) ''اے ایمان والو! شراب، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک، شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوبَۃ (۵۰) ''اللہ نے تم پر شراب، جوا اور (شطرنج، نرد) کو حرام قرار دیا ہے''

۷۔ ہر وہ کھیل جس سے امت کا کوئی مفاد وابستہ نہ ہو اور فائدے سے خالی ہو، وہ بھی ممنوع ہے کیونکہ انسان کو اللہ نے بے فائدہ اور عبث پیدا نہیں کیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا وَاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾ (۵۱)

''کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا لَاعِبِینَ﴾ (۵۲)

''ہم نے زمین اور آسمانوں اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔''

دورِ نبویؐ کے کھیل:

تفریحی سرگرمیوں میں کھیل ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے کھیلوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے جب کہ بہت سے کھیلوں کو ان کے برے نتائج کی وجہ سے ممنوع قرار دیا ہے۔ دورِ نبویؐ کے کھیلوں میں زیادہ مشہور کھیل درج ذیل ہیں۔

مُصارعت یا کُشتی اور کبڈی:

اس کھیل میں ورزش کا بھرپور سامان ہے۔ اگر ستر کی رعایت کے ساتھ کھیلا جائے تو جائز بلکہ مستحسن ہے۔ عرب کا ایک مشہور پہلوان رُکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کا مقابلہ کیا تو آپ نے اس کو کشتی میں بچھاڑ دیا:

''ان رُکَانَۃَ صارَعَ النبیَّ –صلّی اللہ علیہ وسلم–، فصرعَہُ النبیُّ ﷺ'' (۵۳)

''بیشک رکانہ نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی لڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کشتی میں بچھاڑ دیا۔''

علامہ شوکانیؒ (۵۴) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

فِیہِ دَلِیلٌ عَلَی جَوَازِ الْمُصَارَعَۃِ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ وَھَکَذَا بَیْنَ الْمُسْلِمِینَ (۵۵)

''اس میں دلیل ہے کہ کافر اور مسلمان کے درمیان مصارعہ (کشتی) جائز ہے اور اسی طرح مسلمانوں کے درمیان بھی۔''

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس لیے کشتی کے جواز بلکہ استحباب میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا اور کبڈی کا حکم بھی کشتی کی طرح ہے۔ بشرطیکہ لباس غیر شرعی نہ ہو۔

دوڑ اور ریس:

صحابۂ کرامؓ عام طور پر دوڑ لگایا کرتے تھے اور ان میں آپس میں دوڑ کا مقابلہ بھی ہوا کرتا تھا۔ بلال بن سعدؒ فرماتے ہیں: **ادرکتهم یشتدون بین الاغراض ویضحک بعضهم الی بعض فاذا کان اللیل کانوا رهبانا (۵۶)**'' میں نے صحابۂ کرامؓ کو دیکھا ہے کہ وہ نشانوں کے درمیان دوڑتے تھے اور بعض بعض سے دل لگی کرتے تھے، ہنستے تھے، ہاں! جب رات آتی تو عبادت میں مشغول ہوجاتے تھے۔''

پیدل دوڑ میں مثالی شہرت رکھنے والے صحابی حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں چلے جارہے تھے۔ ہمارے ساتھ ایک انصاری نوجوان بھی تھا جو پیدل دوڑ میں کبھی کسی سے مات نہ کھاتا تھا۔ وہ راستہ میں کہنے لگا۔ ہے کوئی؟ جو مدینہ تک مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کرے، ہے کوئی دوڑ لگانے والا؟ سب نے اس سے کہا! تم نہ کسی شریف کی عزت کرتے ہو اور نہ کسی شریف آدمی سے ڈرتے ہو۔ وہ پلٹ کر کہنے لگا۔ ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ میں نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رکھتے ہوئے عرض کیا! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں ان سے دوڑ لگاؤں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، اگر تم چاہو۔ چنانچہ میں نے ان سے مدینہ تک دوڑ لگائی اور جیت گیا۔ (۵۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے:

"ان عمر سابق الزبیر فسبقه الزبیر فقال: سبقتک ورب الکعبة! ثم ان عمر سابقه مرة اخری فسبقه عمر فقال عمر: سبقتک ورب الکعبة" (۵۸)

''حضرت عمر فاروقؓ اور زبیر بن العوامؓ میں دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ حضرت زبیرؓ آگے نکل گئے تو فرمایا! رب کعبہ کی قسم میں جیت گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ دوڑ کا مقابلہ ہوا تو حضرت عمر فاروقؓ آگے نکل گئے تو انھوں نے وہی جملہ دہرایا۔ ''ربِ کعبہ کی قسم میں جیت گیا۔''

تیراندازی یا نشانہ بازی:

تیراندازی یا نشانہ بازی (چاہے تیر کے ذریعہ ہو یا نیزہ، بندوق اور پستول یا کسی اور ہتھیار کے ذریعہ ہو۔) احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے سیکھنے کو باعث اجر وثواب قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ کھیل ذاتی اور ملکی دفاع کے ساتھ ساتھ جسم کی پھرتی، اعصاب کی مضبوطی اور نظر کی تیزی کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کو تیراندازی اور نشانہ بازی کے مختلف ورزشی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے: **ارْمُوا فَاَنَا**

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مَعَكُمْ كُلِّكُم (۵۹) "تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں"

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

" اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ " (۶۰)

سنو! طاقت تیراندازی ہے، سنو! طاقت تیراندازی ہے، سنو! طاقت تیراندازی ہے۔

نیزہ بازی:

اسلام نے نیزہ بازی کو بھی ایک مستحسن کھیل قرار دیا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ (۶۱) سے روایت ہے:

"واللہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یسترنی بردائہ لانظر الی لعبھم من بین اذنہ وعاتقہ ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف" (۶۲)

"اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ جب کچھ حبشی نیزوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر سے چھپا رہے تھے اور میں آپ کے کان اور کندھوں کے درمیان سے حبشیوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی۔ آپؐ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود ہی واپس ہوئی۔"

تیراکی:

تیراکی بھی ایک بہترین جسمانی ورزش ہے جس میں جسم کے تمام اعضاء کے ساتھ ساتھ سانس کی بھی خوب ورزش ہوتی ہے۔ سیلاب آنے کی صورت میں ایک ماہر تیراک انسانوں کی جانیں بچا کر بہترین انسانی خدمت انجام دے سکتا ہے۔ دفاعی نقطۂ نظر سے بھی سمندری افواج میں تیراکی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ تیراکی کی اسی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے اسے بھی ایک بہترین کھیل اور جسمانی ورزش قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خیر لھو المؤمن السباحة، وخیر لھو المراة المغزل. (۶۳)

ایک مؤمن مرد کا بہترین کھیل تیراکی ہے، اور عورت کا بہترین کھیل سوت کاتنا ہے۔"

حضرت عمرؓ (۶۴) نے اہل شام کو مکتوب بھیجا تھا:

"ان عمر بن الخطاب کتب الی اھل الشام ان علموا اولادکم السباحة والرمی والفروسیة" (۶۵)

عمرؓ بن الخطاب نے اہل شام کو خط لکھا کہ وہ اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی اور گھڑسواری سکھائیں۔

ایک روایت میں اولاد کا ایک حق یہ بھی ذکر ہوا ہے کہ آدمی اسے کتابت، تیراکی اور تیراندازی سکھائے: حق الولد

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علی والدہ ان یعلمہ الکتابۃ و السباحۃ والرمایۃ و ان لایرزقہ الاطیبا (٦٦) ''بیٹے کا اپنے باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے لکھنا، تیراکی اور تیراندازی سکھائے اور اسے صرف حلال رزق ہی دے۔''

گھوڑ دوڑ:

یہ کھیل بھی اسلام کا پسندیدہ کھیل ہے اور احادیث مبارکہ میں گھوڑوں کو پالنے اور گھڑ سواری کے بہت سے فضائل مذکور ہیں۔ احادیث مبارکہ سے اگرچہ عہد نبویؐ کے حالات کے لحاظ سے صرف گھوڑوں اور گھڑ سواری کے فضائل مذکور ہیں۔ مگر اشتراک علت کے پیش نظر ہر وہ سواری جو جہاد میں مددگار ہو یا ذاتی تحفظ اور اچھے مقاصد کے لئے آمدورفت کے کام آتی ہو اور اسے اچھی نیت سے چلانے کی مشق کی جائے تو وہ بھی اسی حکم میں داخل ہے۔ مثلاً ہیلی کاپٹر، ہوائی جہاز، سمندری جہاز، کشتی، ٹینک، بکتر بند گاڑی، جیپ، کار، بس اور موٹر سائیکل وغیرہ ان تمام سواریوں کی مشق اور ٹریننگ اسلامی نقطۂ نظر سے پسندیدہ کھیل ہیں۔ آپ ﷺ نے گھڑ سواری کی بھی ترغیب دی۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ گھوڑے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو تربیت یافتہ ہوں اور دوسرے وہ جو غیر تربیت یافتہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں قسم کے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا۔ تربیت یافتہ گھوڑوں کے لئے مقام ''حفیاء'' سے لے کر ''ثنیۃ الوداع'' تک کا علاقہ مخصوص تھا جب کہ غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے لئے ''ثنیۃ الوداع'' سے لے کر مسجد بنی زریق کا علاقہ مخصوص تھا:

اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِی اُضْمِرَتْ مِنُ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِی لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلَی مَسْجِدِ بَنِی زُرَیْقٍ (٦٧) ''رسول اللہ ﷺ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لیکر مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔''

اُونٹ دوڑ:

عہد نبویؐ کے کھیلوں میں ایک کھیل اُونٹ دوڑ بھی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

''اَنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نَاقَۃٌ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَیْدٌ اَوْ لَا تَکَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلَی قَعُودٍ فَسَبَقَھَا فَشَقَّ ذَلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ حَتَّی عَرَفَہُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہُ'' (٦٨)

رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام العضباء تھا۔ جس سے کوئی بھی اونٹ آگے نہیں نکل سکتا تھا۔ ایک اعرابی اپنے اونٹ پر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے ساتھ دوڑ لگائی اور آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری اور وہ کہنے لگے کہ عضباء مغلوب ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا! ''بیشک اللہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی چیز کو بلندی (رفعت) عطاء نہیں کرتا مگر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اسے عاجز

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(کمزور) بنادیتا ہے۔"

شریک حیات کے ساتھ کھیلنا:

شوہر کا اپنی شریک حیات کے ساتھ بے تکلفی سے مختلف کھیل کھیلنا بھی اسلام کی نظر میں مستحسن ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمِنْ آيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ (٦٩)"اور اللہ کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں۔تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو۔اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیئے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔''

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: انها كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ : هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ(٧٠)''میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی تو میں نے آپ کے ساتھ دوڑ لگائی اور میں آپؐ سے آگے نکل گئی۔کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوڑ لگائی۔اب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور فرمایا کہ یہ اس دوڑ کا بدلہ ہوا۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلَ بَاطِلُ اِلَّا رَمِيَّهُ بِقَوْسِهِ وَتَادِيْبُ فَرَسِهِ وَمُلَاعِبَتُه' اِمْرَاَتِهٖ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ '' (٧١)''آدمی کا ہر کھیل بےکار ہے سوائے تیراندازی،گھوڑا سدھانے اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنے کے۔کیونکہ یہ تینوں حق (کارآمد) ہیں۔''

الغرض دین اسلام میں کھیل اور ورزش کو بے پناہ اہمیت حاصل ہے اور اس کے ذریعے طاقت وقوت کے حصول پر زور دیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے افراد امت میں صحت وجسمانی قوت کے حصول کے لیے مذکورہ کھیلوں کو ایک ذریعہ سمجھا۔تاکہ امت؛صحت اور جسمانی قوت کے ذریعے اپنا دفاع کرسکے اور اپنی حفاظت کرسکے۔

تجاویز:

دین اسلام میں سیر وتفریح اور کھیل کود کی مذکورہ اہمیّت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ،اس کے لئے مناسب مواقع اور ماحول فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ،تفریحی سرگرمیوں کو اسلامی تقاضوں اور اسے مذہب سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں پیش کردہ معروضات کی روشنی میں درج ذیل تجاویز بھی پیش کی جارہی ہیں۔

۱۔ تفریحی سرگرمیاں ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور انہیں ان کا یہ حق فراہم کرنا ایک اسلامی فلاحی ریاست کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔اس لئے حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ تمام تفریحی سرگرمیوں اور کھیل کود کے لئے اسلامی تعلیمات اور اصول شریعت کی روشنی میں قوانیں وضع کریں۔ان قوانین کی بنیاد اسلامی تصور تفریح پر قائم کرنے کے لئے عملاً کوشش

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کریں۔ نیز سرکاری سطح پر عہد نبوی کے تفریحی سرگرمیوں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ عوام میں اسلام کے تصور تفریح کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔

۲۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس امر کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ سیر وتفریح اور کھیل کود سے قومی اور مذہبی فرائض قطعاً متاثر نہ ہوں۔ خصوصاً پنجگانہ نماز باجماعت کے اوقات اور دوسرے مذہبی فرائض سے غفلت کا سبب بننے والی تفریحی سرگرمیوں میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۔ ایسی تفریحی سرگرمیاں جن کو اسلام نے ممنوعہ قرار دیا ہو، یا ان میں جوئے اور سٹہ بازی وغیرہ کا شائبہ ہو یا ان کے انعقاد میں فضول خرچی کا اندیشہ ہو، ایسی سرگرمیوں میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ ایسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے۔

۴۔ تفریحی سرگرمیوں اور کھیل کود میں شرکت کرتے وقت ایسی وضع قطع اختیار نہیں کرنا چاہیے جس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہو۔

۵۔ ایسی تفریحی سرگرمیاں اور کھیل جو مخرب اخلاق ہوں، ان میں خواتین نے زیب و زینت اختیار کی ہو یا نیم عریاں لباس پہن رکھا ہو، اس میں قطعاً شرکت نہیں کرنی چاہیے، ریاست کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے مخرب اخلاق سرگرمیوں پر پابندی لگائے۔

۶۔ تمام تفریحی سرگرمیوں کے انعقاد میں مرد و زن کی تفریق قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز خواتین کے لئے مخصوص کردہ تفریحی سرگرمیوں میں عوام کو بطور تماشائی شرکت کرنے سے روکنا چاہیے۔

۷۔ کھیل کود اور سیر وتفریح سے متعلق موجودہ ملکی پالیسی کا شق وار جائزہ لینے اور ان پالیسیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق از سر نو ترتیب دے کر قابل عمل بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

۸۔ نصاب تعلیم میں ہر سطح کے طلباء کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں اور سیر وتفریح سے متعلق ایسا مواد شامل کرنے کی ضرورت ہے جو اسلامی اصولوں اور حدود کی روشنی میں ترتیب شدہ ہوں۔

۹۔ تفریحی سرگرمیوں میں حصّہ لینے والے تماشائیوں اور کھلاڑیوں کی ایسی تربیت ضروری ہے جس کے نتیجے میں وہ ناپسندیدہ اخلاقی رجحانات کی قباحتوں اور غیر اسلامی اعمال و کردار سے آگاہ ہو کر اس کے منفی اثرات سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

۱۰۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کھیل کود اور صحت و جسمانی تعلیم کا مضمون پڑھانے والے اساتذہ کرام کی تربیت اسلامی خطوط پر کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں اپنے طلباء کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ابوحیّان، محمد بن یوسف بن علی، تحفۃ الاریب فی القرآن من الغریب، المکتبۃ الاسلامی، 1403ھ/1983ء، 244/1

۲۔ ابن منظور، محمّد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، س ن، 541/2

۳۔ امام قرطبی کا پورا نام محمّد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری، الخزرجی الاندلسی ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ 671ھ مطابق 1273ء کو پیدا ہوئے۔ قرطبہ میں سکونت کی وجہ سے قرطبی کہلائے۔ بڑے پائے کے مفسّر قرآن تھے۔ آپ نے قرآن کریم کی جو تفسیر لکھی ہے وہ عام طور پر تفسیر قرطبی کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جب کہ اس تفسیر کا اصل نام ''الجامع لاحکام القرآن'' ہے۔ جو بیس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ (الزّرکلی، خیر الدّین بن محمود بن محمّد بن علی، الاعلام، دار العلم للملاّیین، 2002ء، 322/5

۴۔ القرطبی، ابوعبداللہ محمّد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن، دار عالم الکتب، الریاض، 1423ھ/2003ء، 354/8

۵۔ گیلانی، سیّد بشارت حسین، خرم فزیکل ایجوکیشن، گیلانی پبلی کیشنز، ملتان، 1426ھ/2006ء ص272

۶۔ القرآن الکریم، سورۃ یونس:58

۷۔ آپؓ کا پورا نام علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ہے۔ کنیت ابوالحسن ہے۔ آپؓ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے 23 سال پہلے بمطابق 600ء کو پیدا ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ آپؓ حضرت خدیجہؓ کے بعد ایمان لائے۔ آپؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور داماد تھے۔ انتہائی شجاع اور بہادر انسان تھے۔ آپؓ نے 40ھ/661ء کو وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، 295/4)

۸۔ امام بغوی، حسن بن مسعود، شرح السنۃ، المکتب الاسلامی، بیروت، 1403ھ/1983ء، 184/13

۹۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کی بیٹی اور جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ ہجرت سے 18 سال قبل بمطابق 604ء کو مکہ میں پیدا ہوئیں۔ پہلی شادی خنیس بن حذافہ السھمی کے ساتھ ہوئی۔ دونوں اسلام لائے اور مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ جب خنیس بن حذافہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے حضرت حفصہ کا رشتہ مانگا۔ ہجرت کے دوسرے سال رسول اللہ ﷺ سے ان کا نکاح ہوا۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ ہی میں رہیں یہاں تک کہ 45ھ/665ء کو وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، 264/2)

۱۰۔ المناوی، زین الدّین بن محمّد، فیض القدیر شرح الجامع الصّغیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ/1994ء، 53/4

۱۱۔ القرآن الکریم، سورۃ القصص:76

۱۲۔ لسان العرب، 739/1

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۳۔ آپ کا اصل نام حسین بن محمد بن المفضّل ہے۔کنیت ابوالقاسم ہے اور امام راغب کے نام سے مشہور ہیں۔ایک اچھے ادیب، حکیم اور عالم تھے۔اصفہان میں پیدا ہوئے اور بغداد میں سکونت اختیار کی۔آپ کی مشہور تصانیف میں محاضرات الادباء، الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ، جامع التفاسیر اور المفردات فی غریب القرآن وغیرہ شامل ہیں۔بغداد میں 502ھ/1108ء کو وفات پائی۔(الاعلام للزرکلی،2/255)

۱۴۔ امام راغب، حسن بن محمد بن مفضّل ،المفردات فی غریب القرآن، دارالعلم الدار الشامیۃ، بیروت،1991ء،1/741

۱۵۔ الجرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، دار الکتاب العربی، بیروت،1405ھ/1984ء،1/246

۱۶۔ القرآن الکریم، سورۃ الانفال:60

۱۷۔ القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ:247

۱۸۔ امام مسلم، ابوالحسن مسلم بن الحجّاج بن مسلم القشیری، الجامع الصحیح المسلم، دار الجیل، بیروت، سن اشاعت نامعلوم،8/56

۱۹۔ القرآن الکریم، سورۃ التوبۃ:54

۲۰۔ البانی، محمد ناصرالدین، مختصر صحیح الامام البخاری، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض،1422ھ/2002ء،2/255

۲۱۔ القرآن الکریم، سورۃ الحج:78

۲۲۔ القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ:58

۲۳۔ الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر للطبرانی، مکتبہ وسن اشاعت نامعلوم،3/87

۲۴۔ البزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق، مسند البزار، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ،1429ھ/2009ء،1/417

۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی،5/416

۲۶۔ حضرت ابوبکرؓ کا پورا نام عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن کعب التیمی القریشی ہے۔ابوبکر صدیق کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ہجرت سے 51 سال قبل 573ء کو مکہ میں پیدا ہوئے۔رسول اللہ ﷺ کے یار غار اور خلیفہ تھے۔مردوں میں سب سے پہلے آپؓ ایمان لائے۔قریش کے سرداروں اور مالدار ترین لوگوں میں سے تھے۔قبائل عرب کے انساب اور تاریخ کے ماہر تھے اور عرب آپ کو قریش کے عالم کے نام سے یاد کرتے تھے۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی ابوبکرؓ بت پرستی اور شراب نوشی سے بے زار تھے۔نبی کریمؐ کی دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد سن 11 ہجری کو مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔مرتدین اور مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا۔ شام اور عراق کے اکثر علاقے آپ ہی کے دور خلافت میں فتح ہوئے۔13ھ/634ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیے گئے۔(الاعلام للزرکلی،8/270)

۲۷۔ علاء الدین علی بن حسام الدین المتقی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت،1981ء،15/214

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۸۔ کنز العمّال، 223/15

۲۹۔ البیھقی، ابوبکر احمد بن الحسن بن علی، شعب الایمان، مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع، الریاض، 1423ھ/ 2003ء، 485/8

۳۰۔ امام بخاریؒ کا اصل نام محمّد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیر ہ ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپؒ 194ھ/ 810ء کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ حدیث کے بڑے حافظ اور عالم تھے۔ طلب علم کے لئے مختلف علاقوں کے سفر کئے۔ تقریباً ایک ہزار شیوخ حدیث سے استفادہ کیا۔ احادیث میں آپ کی تصنیف الجامع الصحیح البخاری کو خاص مقام حاصل ہے اور اسی کتاب کی وجہ سے آپ کو بھی شہرت ملی۔ آپ کی اس کتاب کو اصح الکتب اور اوثق الکتب کا مقام حاصل ہے۔ عمر کے آخری حصے میں خرتنگ جو ثمرقند کا ایک قصبہ ہے وہاں منتقل ہو گئے۔ اور مستقل سکونت اختیار کر لی اور وہاں 256ھ/ 870ء کو وفات پائی۔) الاعلام للزرکلی، 34/6

۳۱۔ امام بخاری، ابوعبداللہ محمّد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، دار ابن کثیر، بیروت، 1407ھ/ 1987ء، 2320/5

۳۲۔ آپ کا اصل نام احمد بن علی بن محّمد الکنّانی اور کنیّت ابوالفضل ہے۔ ابن حجر کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کا اصل وطن فلسطین کا علاقہ عسقلان تھا لیکن آپ کی ولادت 773ھ/ 1372ء کو قاہرہ میں ہوئی۔ حدیث، تاریخ اور شعر و ادبِ عربی کے بہت بڑے عالم تھے۔ علوم حدیث کی تحصیل کے لئے یمن اور حجاز کے سفر کئے۔ بڑے بڑے شیوخ حدیث سے استفادہ کیا۔ اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے حافظ الاسلام کے نام سے مشہور ہوئے۔ مشہور تصانیف میں الفتح الباری شرح البخاری، تقریب التہذیب اور الاصابۃ فی تمییز الصّحابہ قابل ذکر ہیں۔ 852ھ/ 1449ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، 178/1)

۳۳۔ العسقلانی، ابن حجر احمد بن علی، فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379ھ، 287/11

۳۴۔ ابن ابی الشیبہ، عبداللہ بن ابراہیم بن عثمان، مصنف ابن ابی الشیبۃ، مکتبۃ الرشید، الریاض، 1409ھ/ 1988ء، 287/5

۳۵۔ ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابی داؤد، دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، 1430ھ/ 2009ء، 295/7

۳۶۔ سنن ابی داؤد، 296/7

۳۷۔ البیھقی، ابوبکر احمد بن الحسن بن علی، السنن الصغیر للبیھقی، جامعۃ الدراسات الاسلامیہ، کراچی، 1410ھ/ 1989ء، 175/4

۳۸۔ مصنف ابن ابی الشیبۃ، 287/5

۳۹۔ الصنعانی، محمد بن اسماعیل بن محمد الحسنی، التنویر شرح الجامع الصغیر، مکتبہ دار السلام، الریاض، 1432ھ/ 2011ء، 571/9

۴۰۔ سنن ابی داؤد، 297/7

۴۱۔ سنن ابی داؤد، 201/4

۴۲۔ سنن ابی داؤد، 209/4

۴۳۔ القرآن الکریم، سورۃ النور، 31

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۴۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، 1430ھ/ 2009ء، 135/5

۴۵۔ القرآن الکریم، سورۃ التوبۃ: 71

۴۶۔ سنن ابی داؤد، 69/7

۴۷۔ القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ: 195

۴۸۔ سنن ابن ماجہ، 432/3

۴۹۔ القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ: 90

۵۰۔ امام حنبل، ابوعبداللہ احمد بن حنبل، بن ہلال، مسند الامام احمد بن حنبل، دار الحدیث، قاہرہ، 1416ھ/ 1995ء، 182/3

۵۱۔ القرآن الکریم، سورۃ المؤمنون: 115

۵۲۔ القرآن الکریم، سورۃ الانبیاء: 16

۵۳۔ سنن ابی داؤد، 177/6

۵۴۔ آپ کا پورا نام محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی ہے۔ شوکان میں 1173ھ/ 1760ء کو پیدا ہوئے۔ صنعا میں پرورش پائی، علم حاصل کیا اور وہاں کے حاکم مقرر ہوئے۔ غیر مقلد عالم تھے اور تقلید کے سخت مخالف تھے۔ تقریباً 114 کتابیں لکھیں۔ صنعاء میں 1250ھ/ 1834ء کو وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، 298/6)

۵۵۔ الشوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ، نیل الاوطار، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، دمشق، سن اشاعت نامعلوم، 173/8

۵۶۔ مصنف ابن ابی الشیبۃ، 303/5

۵۷۔ مسند الامام احمد بن حنبل، 52/4

۵۸۔ کنز العمال، 224/15

۵۹۔ الجامع الصحیح البخاری، 1062/3

۶۰۔ سنن ابی داؤد، 169/4

۶۱۔ ام المؤمنین عائشہؓ بنت ابی بکر الصدیقؓ ہجرت سے 9 سال پہلے 613ء کو مکہ میں پیدا ہوئیں۔ ہجرت کے دو سال بعد رسول اللہ سے شادی ہوئی۔ آپؓ رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی تمام عورتوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ آپؓ دنیا کی تمام مسلمان عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور عالمہ تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ آپ سے دین کے فرائض کے بارے میں پوچھتے تھے۔ آپؓ سے تقریباً 2210 احادیث مروی ہیں۔ آپؓ نے 58ھ/ 678ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، 240/3)

۶۲۔ مسند الامام احمد بن حنبل، 166/6

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۳۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، 651/3

۶۴۔ آپ کا پورا نام عمر بن الخطاب بن نفیل العدوی القریشی ہے۔ آپ کی کنیت ابو حفص ہے۔ دوسرے خلیفۂ راشد ہیں۔ آپ سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب پانے والے ہیں۔ ہجرت نبوی سے 40 سال قبل 584ء کو پیدا ہوئے۔ آپ جلیل القدر صحابی ہیں۔ جاہلیت میں آپ کا شمار عرب کے بڑے سرداروں اور جنگجوؤں میں ہوتا تھا۔ قریش کی طرف سے آپ کو سفارت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ عدل میں اپنی مثال آپ تھے۔ ہجرت نبوی سے پانچ سال پہلے اسلام لائے اور رسول اللہ ﷺ نے فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ (الاعلام للزرکلی، 162/10)

۶۵۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، 432/4

۶۶۔ الصنعانی، محمد بن اسماعیل بن صلاح، التنویر شرح الجامع الصغیر، مکتبۃ دار السلام، الریاض، 1432ھ/2001ء، 371/5

۶۷۔ مختصر صحیح الامام البخاری، 151/1

۶۸۔ مختصر صحیح الامام البخاری، 285/2

۶۹۔ القرآن الکریم، سورۃ الروم: 21

۷۰۔ سنن ابی داؤد، 224/4

۷۱۔ سنن ابن ماجہ، 90/4

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.